ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

غلام قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۔ ششماہی للعہ ۔ سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا مسلسل آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۴۱ | مورخہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۴۴ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت خلیفہ اول رضہ میں خیر و عافیت ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

زمیندار احباب سے وصولی چندہ کے لئے مولوی سید سرور شاہ صاحب و مولوی عبدالعزیز صاحب علاقہ کشمیر میں۔ سید علی اصغر شاہ صاحب ضلع لائل پور میں۔ منشی محمد عبداللہ صاحب ضلع گوجرانوالہ میں۔ حکیم فیروز دین صاحب و حافظ محمد حسین صاحب ضلع سیالکوٹ میں دورہ کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں ؛

ہفتہ مختتمہ ۳ اکتوبر میں حسب ذیل مہمان تشریف لائے:- سید نور محمد صاحب خانکا۔ بہادر شاہ صاحب پشاور۔ میاں میران صاحب فتح پور۔ (گجرات) احمد الدین صاحب بابا بکالہ (امرتسر) عبدالقادر صاحب سنگرور۔ محمد ابراہیم صاحب جھنڈا۔ مرزا احمد بیگ صاحب امرتسر۔ محمد موسیٰ صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان۔ انجمن صاحب لدھیانہ۔ چودھری غلام محمد صاحب الانجمن ...

جماعت احمدیہ سنگرور کا جلسہ

حسب پروگرام جلسہ احمدیہ سنگرور ۲۱ ستمبر کو منعقد ہوا غیر احمدی مخالفین نے منجی لتنتسں میں یہاں تک زور لگایا کہ جلسہ شروع ہونے سے کچھ دیر قبل جس جلسہ گاہ کے متعلق اعلان کیا گیا تھا۔ اور جو سائبان اور فرش وغیرہ سے آراستہ کی گئی تھی۔ ہندوؤں کو بہکا کر ہم سے چھین لی مگر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اسی جلسہ گاہ کے بالمقابل ایک اور اچھی جگہ مل گئی ؛

۵ بجے سے ۷ بجے شام تک جناب حافظ روشن علی صاحب کا لیکچر "اسلام ہی زندہ مذہب ہے" پر ہوا۔ سامعین کافی تعداد میں آئے۔ اور نہایت دلچسپی سے لیکچر سنا۔ دوران تقریر میں غیر احمدی علماء نے باہر پہرے لگا دئے تھے۔ کہ کوئی ان کے جلسہ میں شامل نہ ہو۔ دوسرا اجلاس نماز مغرب کے بعد منعقد ہوا۔ اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی جو نہایت سکون اور اطمینان سے سنی گئی۔ اس اجلاس میں بھی باوجود پہروں کے سامعین کی تعداد کافی تھی۔

۲۲ ستمبر ۱۹۲۵ء بوقت ۵ بجے شام تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جناب حافظ روشن علی صاحب نے فضائل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔ بعض معزز حضرات بھی تشریف فرما تھے ؛

چوتھا اجلاس بوقت ۸½ بجے منعقد ہوا۔ جس میں مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر ایک مبسوط تقریر کی ؛

خاکسار رحمت اللہ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سنگرور

ملتان میں مناظرہ

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری و مولوی قمر الدین صاحب ۷ ستمبر کو ملتان تشریف لائے۔ مولوی اللہ دتا صاحب نے اسی دن شام کو صداقت اسلام پر باغ لانگے خان میں نہایت عمدگی سے لیکچر دیا ؛

۱۸ر کی شام کو مولوی قمرالدین صاحب نے وفات مسیح پر لیکچر دیا۔ دوران لیکچر میں ایک اہلحدیث مولوی نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جو اسی وقت منظور کر کے شرائط مناظرہ کا فیصلہ کر لیا گیا جس میں سے ایک شرط یہ تھی۔ کہ بروز اتوار ۲۰ر ستمبر صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک تین گھنٹہ وفات مسیح پر اور ۴ بجے شام سے ۷ بجے تک تین گھنٹہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ ہوگا۔ جو فریق وقت مقررہ پر نہ آئے گا۔ پچاس روپے تاوان ادا کرے گا۔ بروز اتوار ہم معہ مولوی صاحبان قریباً پونے آٹھ بجے باغ لانگے خاں پہونچ گئے۔ لیکن مولوی عبدالعزیز صاحب مناظر اہلحدیث مقررہ وقت کے بعد آئے۔ اس پر ان سے بموجب شرط پچاس روپے کا مطالبہ کیا گیا۔ جسے سنتے ہی وہ سخت گھبرا گئے۔ آخر مولوی صاحب کی گھبراہٹ کو دیکھکر اور پبلک میں سے چند آدمیوں کے کہنے پر پچاس روپے کا مطالبہ چھوڑ دیا گیا۔ مناظر اہلحدیث نے خود بڑے اصرار سے یہ شرط درج کرائی تھی۔ آخر ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک اور ساڑھے چار بجے سے قریباً سات بجے تک نہایت کامیاب مناظرہ ہوا۔ اور تعلیم یافتہ پبلک پر خاص اثر ہوا۔ بہت سے غیر احمدی مناظر اہلحدیث کی بدتہذیبی پر افسوس کرتے تھے ؛

(نیازمند فضل الرحمٰن۔ ملتان)

جماعت احمدیہ سامانہ کا جلسہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کے ماتحت انجمن احمدیہ سامانہ کا دسواں سالانہ جلسہ ۱۹ و ۲۰ر ستمبر کو ہوا۔ جس میں جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل تشریف لائے۔ مختصر رودٗاد درج ذیل ہے :-

۱۹ر ستمبر مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر تقریر کی۔ پہلے آپ نے صداقت مسیح موعودؑ پر قرآن پاک سے پرزور اور ناقابل تردید معیار پیش کئے۔ پھر احادیث صحیحہ سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان بیان فرمائے۔ بعدہٗ حضور علیہ السلام کے کارہائے نمایاں کو پبلک کے سامنے پیش فرمایا۔ جس کا تمام سامعین پر نہایت عمدہ اثر ہوا۔

دوسرا اجلاس ۹ بجے رات کے شروع ہوا۔ جس میں حضرت حافظ روشن علی صاحب نے فضائل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و صداقت اسلام پر ایک پراز معارف تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے پہلے مختصر طور پر مذہب کے معنی اور اس کی غرض بیان فرمائی۔ پھر بتلایا۔ کہ آج اس غرض کو تمام مذاہب میں سے صرف اسلام ہی پورا کر سکتا ہے۔ نیز آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کو ایک کامل و مکمل نمونہ کی صورت میں سامعین کے سامنے پیش فرما کر بیان فرمایا۔ کہ دنیا کے دیگر مذاہب کے ریفارمروں میں ہمیں وہ کامل نمونہ نہیں ملتا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اور بہت سے دلائل اسلام کی صداقت پر پیش فرمائے باوجود اس کے کہ وقت بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ پھر بھی لوگ توجہ سے سنتے رہے۔ اور ۱۱½ بجے یہ اجلاس نہایت خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ اکثر لوگ ہمارے مبلغین کی علمی قابلیت کی تعریف کرتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس ہوئے ؛

۲۰ر ستمبر کو نماز فجر کے بعد ۶ بجے سے ۸ بجے تک احمدی احباب میں جناب حافظ روشن علی صاحب نے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت احمدیہ کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور غفلتوں اور سستیوں کو ترک کر کے خدمت دین کے لئے کمربستہ ہونے کی تاکید فرمائی۔ اس میں بعض غیر احمدی احباب بھی موجود تھے۔

شام کو ۵ بجے منشی فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعتؓ احمدیہ سامانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے وہ کارہائے نمایاں اور خدمات اسلام بیان کیں۔ جو حضور علیہ السلام نے دنیا میں مبعوث ہو کر فرمائیں۔ اس وقت بھی حاضرین کی تعداد کافی تھی۔

رات ½۸ بجے تیسرا اجلاس قائم ہوا۔ حضرت حافظ صاحب نے اپنا لیکچر "مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور ان کا علاج" شروع فرمایا۔ جس میں آپ نے قرآن پاک اور احادیث اور واقعات کے رو سے کھول کر بیان فرمایا۔ کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے۔ پھر اس کا علاج ایک واجب الاطاعت امام کی اطاعت اور مسئلہ جھوت بیان فرمایا۔ یہ لیکچر خدا کے فضل سے بہت کامیاب اور بااثر ہوا۔ ۱۱ بجے حضرت حافظ صاحب نے لیکچر ختم فرمایا ؛

منشی فضل الرحمٰن صاحب نے جماعت احمدیہ سامانہ کی طرف سے حکام گورنمنٹ پٹیالہ و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ کے ہر پہلو سے کامیاب ہونے پر اللہ تعالےٰ کی حمد اور علماء کرام و حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور حضور کی درازی عمر کے لئے دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار حبیب الرحمٰن احمدی سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ۔ سامانہ

مسیح موعود کی کتب کا امتحان

امتحان کتب مسیح موعود پندرہ نومبر کو ہوگا۔ احباب تیار رہیں ؛

ناظر تعلیم و تربیت

ایڈیٹر اخبار "سٹار" کا اظہار افسوس
امام مسجد احمدیہ لنڈن کی سعی مشکور

اسی پرچہ میں ہی دوسری جگہ ایک نوٹ اس عنوان سے لکھا گیا ہے۔ "تاحال اخبار سٹار نے معافی نہیں مانگی" لیکن آج (۵ ا کتوبر) جو ولایتی ڈاک پہنچی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایڈیٹر اخبار مذکور نے جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی اس چٹھی پر جس کا ترجمہ مذکورہ بالا نوٹ میں دیا گیا ہے۔ اپنے ۸ر ستمبر ۱۹۲۵ء کے پرچہ میں کارٹون کے متعلق اظہار افسوس کر دیا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے :-

"مجھے یہ معلوم کر کے از حد افسوس ہوا ہے۔ کہ (حضرت) محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر سٹار کے ایک حال کے پرچہ میں چھپ جانے کے باعث مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سٹار اپنے قارئین میں سے جن میں ایک حصہ کثیر مسلمانوں کا بھی ہے۔ کسی کے حسیات مذہبی پر نشتر زنی نہیں کرنا چاہتا۔

اس خاکہ کا منشاء صرف یہ تھا۔ کہ وہ بہت مشہور شخصیتوں کو تصاویر میں دکھائے۔ اور یہ ہرگز نہیں تھا۔ کہ پیغامبر (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایک عظیم الشان مذہب کا بانی ہونے کی حیثیت سے پیش کرے۔ جس میں ان کے نام کو بہت بڑا دخل ہے"

پھیروچیچی میں جلسہ احمدیہ

یکم و ۲ر اکتوبر کو موضع پھیروچیچی ضلع گورداسپور میں جدید تبلیغی نظام کے ماتحت جلسہ ہوا۔ جس میں قرب و جوار کے گاؤں کے لوگ شامل ہوئے۔ شامل جلسہ ہونیوالوں میں پھیروچیچی کے احمدی و غیر احمدی باشندوں کے علاوہ بگول۔ ستھیالی۔ کاہنووان۔ شینہ بھٹیاں۔ بیری جٹیاں۔ گھوڑیوالہ۔ کوٹ خان محمد۔ عالمہ۔ باگڑیاں۔ گورسیاں۔ بھینی کھارا۔ راجپورہ۔ جلال پور۔ قادیان۔ جنڈوال۔ جامبڑی اور نانو زالی کے سکھ احباب بھی تھے۔ حاضرین کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ قادیان سے جانے والے علماء میں چودہری فتح محمدؐ صاحب سیال ایم اے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ مولوی محمد یعقوب صاحب۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے نومسلم۔ میاں علاؤالدین صاحب فلاسفر گئے۔ جلسہ دو دن رہا۔ میزبان جماعت پھیروچیچی نے مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ دونوں دن مختلف مضامین پر تقریریں ہوئیں۔ احمدیت کے مخصوص مسائل کے علاوہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے اپنے تبدیل مذہب کی وجوہات بیان کیں۔ اور ایسا ہی ماسٹر عبداللہ صاحب بی اے سکنہ کاہنووان نے اپنے احمدی ہونے کی وجہ بیان فرمائی۔ اور ڈاکٹر فضل کریم صاحب نے شہید مرحوم

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یوم پنجشنبہ - قادیان دارالامان - ۸ر اکتوبر ۱۹۲۵ء

مولوی محمد علی صاحب کا ایک خطبہ جمعہ

غیر مبائعین اور غیر مسلموں کا اسلام

کچھ عرصہ ہوا۔ غیر مبائعین کے انگریزی اخبار "لائٹ" میں مسٹر سی۔ آر۔ داس آنجہانی کے متعلق لکھا گیا تھا:۔

(۱) "مسٹر داس ان (عام مسلمانوں) کی نگاہوں میں مسلمان نہ ہوں۔ خدا کی نگاہ میں ضرور وہ مسلمان تھے"۔

(۲) "ہندوستان کا ایک بڑا مسلمان اُٹھ گیا"۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ غیر مبائعین کے نزدیک ایک شخص خدا تعالےٰ کو ان صفات سے متصف نہ مانتے ہوئے جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا اقرار نہ کرتے ہوئے اور قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام نہ تسلیم کرتے ہوئے بھی مسلمان ہو سکتا ہے۔ اس کی مزید تصدیق کے لئے جب ہم نے غیر مبائعین کو مخاطب کیا۔ تو اخبار "پیغام صلح" نے یہ جواب دیا کہ:۔

"معاصر لائٹ کا یہ ذاتی خیال ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کا عقیدہ یہ نہیں ہے"۔

لیکن چونکہ لائٹ "جماعت احمدیہ لاہور" کا اخبار ہے۔ نہ کہ کسی واحد شخص کا۔ اور "جماعت احمدیہ لاہور" نے اس کے اس عقیدہ سے اپنی بریت بھی نہیں کی۔ اس لئے "پیغام صلح" کا یہ انکار "جماعت احمدیہ لاہور" کی طرف سے نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ کیونکہ جس طرح پیغام صلح نے لائٹ کے متعلق کہدیا ہے۔ یہ اس کا ذاتی خیال ہے۔ اسی طرح لائٹ کہہ سکتا ہے۔ کہ پیغام صلح کا یہ ذاتی خیال ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ ایک ہندو ہندو رہ کر اور اسی حالت میں فوت ہو کر بھی مسلمان ہو سکتا ہے۔ اور ایسا مسلمان ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی سی "اسلامی شخصیت" کروڑوں مسلمانوں کو حاصل نہیں ہے۔

اس وجہ سے ہم نے لکھا تھا۔ اگر "جماعت احمدیہ لاہور" یعنے غیر مبائعین کا وہ عقیدہ نہیں۔ جو "لائٹ" نے بیان کیا ہے اور اگر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین "لائٹ" کے اس خیال کو خلاف اسلام سمجھتے ہوں۔ تو اس کے متعلق اعلان کر دیں اور ایڈیٹر صاحب لائٹ کو یا تو اس خیال سے رجوع کرائیں یا اپنے گروہ سے علیحدہ کرنے کا اعلان کریں۔

ہمارے اس مطالبہ کا اتنا تو اثر ہوا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے ان الفاظ کے شائع ہونے کے مابعد اس بارے میں ایک خطبہ پڑھا۔ جو تین ہفتہ زیر غور رکھنے کے بعد ۲۰ ستمبر کے پیغام صلح میں شائع کیا گیا ہے لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے ہی اس مطالبہ کے متعلق یہ لکھ دیا تھا:۔

"ہم جانتے ہیں۔ نہ مولوی محمد علی صاحب ایسا کریں گے اور نہ ان میں اتنی جرأت ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے ساتھی کیسے کیسے عجیب و غریب عقائد رکھتے اور اسلام کو کیا سمجھتے ہیں"۔

یہی ہوا۔ جناب مولوی صاحب نے اس طول طویل خطبہ میں ادہر اُدھر کی باتیں بیان کرتے ہوئے اپنی عادت قدیمہ کے ماتحت ہمارے مطالبہ میں تحریف کرتے ہوئے یہ الفاظ پیش کیا:۔

"تعجب یہ ہے۔ کہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ تمہاری جماعت کے فلاں آدمی نے ایک کافر کو مسلمان کہدیا ہے اس لئے اسے کافر قرار دیکر جماعت سے خارج کرو۔ اور آپ ایک نہیں دو نہیں۔ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر قرار دیکر مسلمان بنے بیٹھے ہیں"۔

حالانکہ ہم نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ مولوی صاحب اپنی جماعت کے اس شخص کو جس کے نزدیک خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا منکر بھی حقیقی مسلمان ہو سکتا ہے۔ کافر قرار دیں۔ بلکہ ہم نے صرف یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ اس قسم کا عقیدہ اگر غیر مبائعین کا نہیں ہے تو مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین اس کے متعلق اعلان کر دیں۔ اور جو شخص باوجود ان کے اعلان کے ایسے عقیدہ سے باز نہ آئے۔ اس سے علیحدگی اختیار کر لیں۔ کیونکہ جو شخص ان سے اسقدر اختلاف رکھتا ہو۔ کہ اس کے نزدیک اسلام کی وہ تعریف ہی نہ ہو۔ جو مولوی صاحب سمجھتے ہوں۔ تو پھر ان کی اس کی رفاقت کیسی؟ لیکن مولوی صاحب یہ عذر پیش کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ان سے ایسے شخص کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس لئے وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر مولوی صاحب اپنے گروہ کے سوا باقی سب لوگوں کو مسلمان نہ سمجھتے۔ تو کہا جا سکتا تھا کہ جس شخص کو وہ اپنے گروہ سے علیحدہ کرینگے۔ اسے کافر ہی قرار دیکر علیحدہ کرینگے۔ لیکن جب ان کے نزدیک چالیس کروڑ ایسے مسلمان موجود ہیں۔ جو ان کے عقائد کو کفر اور ضلالت سمجھتے اور یقین کرتے ہیں۔ "پکے مسلمان" ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کو جو ان کے عقائد سے اسی طرح اختلاف رکھتا ہے جس طرح غیر احمدی۔ بلکہ ان سے بھی بہت زیادہ۔ اسے "خواہ مخواہ" اپنی جماعت میں گھسیڑے ہوئے ہیں۔ اور نہ صرف اسے علیحدہ کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ بلکہ ایک اخبار کا ایڈیٹر اور اپنی انجمن کا کارکن بنا رکھا ہے۔

پس مولوی صاحب سے کافر نہیں۔ بلکہ چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہی کہیں۔ لیکن جب ان کے نزدیک اسلام اور ہے۔ اور مولوی صاحب کے نزدیک اور۔ وہ ایک بت پرست منکر خدا اور رسول۔ مخالف قرآن و حدیث کو "سچا مسلمان" سمجھتا ہے۔ اور مولوی صاحب ایسے شخص کو کافر کہتے ہیں تو پھر اس شخص کو وہ اپنی جماعت میں کس طرح رکھ سکتے ہیں۔ ہاں اگر خود مولوی صاحب کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب "لائٹ" کا ہے۔ تو خیر۔

مولوی صاحب نے ہمارے متعلق یہ بالکل غلط فرمایا ہے کہ ہم چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ہم کسی ایک مسلمان کو بھی کافر کہنا ناجائز سمجھتے ہیں۔ چہ جائیکہ کروڑوں کو کافر کہیں۔ البتہ ہم میں اتنی جرأت اور دلیری بھی نہیں۔ کہ وہ لوگ جنہیں خدا اور خدا کا نبی کافر قرار دے۔ انہیں حقیقی مسلمان کہکر حدود اللہ سے تجاوز کریں۔

جناب مولوی صاحب نے ہم پر جن کروڑوں مسلمانوں کو کافر کہنے کا الزام لگایا ہے۔ اگر ان سے مراد وہی لوگ ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ تو ان کے کفر کا فیصلہ بھی جناب ایڈیٹر صاحب "لائٹ" ہی فرما چکے ہیں۔ اور انہیں مسٹر سی آر داس کی "اسلامی شخصیت" کے مقابلہ میں "برائے نام مسلمان" قرار دے چکے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا:۔

"کاش کہ کروڑ ہا برائے نام مسلمان داس کی سی اسلامی شخصیت رکھنے کا فخر حاصل کر سکتے"۔

پس وہ لوگ جن میں مولوی محمد علی صاحب کے دست راست ایڈیٹر صاحب "لائٹ" کے قول کے مطابق مسٹر داس جتنی بھی

اسلامی شخصیت" نہیں پائی جاتی۔ اور وہ برائے نام مسلمان ہیں انہیں کوئی عقل و خرد رکھنے والا انسان کیونکر حقیقی مسلمان کہہ سکتا ہے۔

بہتر ہو کہ جناب مولوی صاحب ان کروڑوں مسلمانوں کے اسلام کے متعلق پہلے ایڈیٹر صاحب "لائٹ" سے تصفیہ فرمالیں جو ان مسلمانوں میں اتنا بھی اسلام نہیں سمجھتے۔ جتنا مسٹر سی۔ آر۔ داس میں ان کے نزدیک پایا جاتا تھا۔ اور پھر ہمارے خلاف اس دلیل کو پیش کریں۔

ہمارے نزدیک جو لوگ حقیقی مسلمان نہیں انہیں ہم کسی غیر مذہب کے بڑے سے بڑے انسان کے مقابلہ میں بھی ہزار درجہ بہتر سمجھتے ہیں۔ لیکن ایڈیٹر صاحب لائٹ انہیں ایک غیر مسلم کے مقابلہ میں برائے نام مسلمان کہہ رہے ہیں۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں۔ کہ کروڑوں مسلمان ان کی نگاہ میں اسلام سے اتنا بھی تعلق نہیں رکھتے۔ جتنا ان کے نزدیک مسٹر سی۔ آر۔ داس کو تھا۔ یا یہ کہ مسٹر سی۔ آر۔ داس کو ان کے نزدیک جس قدر "اسلامی شخصیت" حاصل تھی۔ اس سے کم "اسلامی شخصیت" رکھنے والے بھی انکے نزدیک پکے مسلمان ہیں۔ اگر اسی کا نام اسلام ہے۔ تو یہ مولوی صاحب کو ہی مبارک رہے۔ مذہب اسلام سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی کوئی شخص اس بارے میں ان کے ساتھ متفق نہیں ہو سکتا۔

تاحال اخبار "سٹار" نے معافی نہیں مانگی

بعض اخبارات میں مصری اخبار "الاہرام" کے حوالہ سے اور بعض میں یونہی یہ خبر شائع ہو رہی ہے۔ کہ لنڈن کے اخبار سٹار نے اپنے اس کارٹون کے متعلق جس میں اس نے حضرت آدم علیہ السلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرضی تصاویر بنا کر مسلمانوں کی سخت دل آزاری کی ہے۔ معافی مانگ لی ہے اور لکھ دیا ہے۔ کہ اگر ہمیں یہ خیال ہوتا۔ کہ اس کارٹون سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوگی۔ تو اسے شائع نہ کیا جاتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ اخبار مذکور نے اپنے صفحات میں معافی کا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ ایک چٹھی کے ذریعہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے احمدی مبلغ لنڈن سے اظہار معذرت کی ہے۔ اس چٹھی کا مکمل ترجمہ ہم ۲۹ ستمبر کے الفضل میں شائع کر چکے ہیں۔ جسے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ جرم کے مقابلہ میں بالکل ناکافی ہے۔ ایڈیٹر اخبار مذکور نے اس بات سے انکار کرتے ہوئے کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ میں دخل دینے کا حق ہے۔ لکھا تھا:۔

"اس کارٹون کے ذریعہ مسلمانوں کی دل آزاری مقصود نہ تھی۔ اور میں افسوس کرتا ہوں۔ اگر ہم نے آپ کے ہم مذہب افراد کے جذبات کو مجروح کیا۔"

چونکہ یہ الفاظ ایک پرائیویٹ خط میں لکھ دینے کافی نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے جناب درد صاحب نے اس کے جواب میں ایڈیٹر مذکور کو حسب ذیل چٹھی لکھی:۔

"میں آپ کی چٹھی مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۵ء کے لئے مشکور ہوں۔

مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں دست اندازی کر سکتی ہے یا نہیں۔ یا یہ کہ انگلستان جیسے مہذب ملک میں کوئی ایسا قانون بھی ہے یا نہیں۔ جو کارٹون بنانے والوں کے دل آزار قلم سے اپنے باشندوں کے احساسات مذہبی کا تحفظ کر سکے۔ لیکن اسباب کا مجھے پختہ یقین ہے کہ اگر بجائے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یسوع مسیح کی ہجو بذریعہ تصویر کشی کی جاتی۔ تو معاملہ ایک جداگانہ صورت اختیار کر لیتا۔ بہرحال میں اس معاملہ کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے جواب موصول ہونے کا منتظر ہوں۔

مجھے اس امر سے خوشی ہوئی۔ کہ آپ کو اگر معلوم ہوتا کہ اس کارٹون سے مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہنچیگا تو آپ ہرگز اسے اپنے اخبار میں شائع نہ کرتے۔ اور ان الفاظ سے بھی مجھے ایک حد تک خوشی ہوئی کہ ایسا ہو جانے پر آپ متاسف بھی ہیں۔ مگر میں اس بات کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس کے متعلق صرف مجھے ایک پرائیویٹ چٹھی روانہ کر دینا کافی نہیں۔ کیونکہ کارٹون سے میری ذاتی اہانت نہیں ہوئی۔ جس کے لئے ایسی چٹھی کو کافی سمجھ لیا جائے۔ بلکہ یہ تو تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے جذبات کے متعلق معاملہ ہے۔ جنہیں اس کارٹون کے سبب ٹھیس لگی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جس اخبار کے ذریعہ انہیں زخمی کیا گیا اسی میں آپ اپنا افسوس شائع کر کے ان کی تسکین قلب کریں۔" آپ کا مخلص اے۔ آر۔ درد

یہ جواب جو اخبار "سٹار" کو بھیجا گیا ہے۔ ہمیں تازہ ولایتی ڈاک سے موصول ہوا ہے۔ اس پر جو کچھ ہوا۔ اس کی خبر انشاء اللہ آیندہ ہو سکے گی۔ مسلمانان ہند کو جس بات پر زور دینا چاہئے وہ یہی ہے۔ کہ اخبار مذکور تمام مسلمانوں سے اخبار کے صفحات میں معذرت کرے۔ اور آیندہ کے لئے اس قسم کی کوئی حرکت نہ کرنے کا اعلان کرے۔

بعض انگریزوں کا ہندوستانیوں سے نامناسب سلوک

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ مدراس ہائی کورٹ نے ایک انگریز ڈاکٹر کو جس نے ایک ہندوستانی ٹکٹ کلکٹر کو جوتے کی ٹھوکر ماری تھی۔ بالکل بے قصور قرار دیکر بری کر دیا تھا۔ اور ابتدائی عدالتوں نے تو یہاں تک لکھ دیا تھا۔ کہ اگر مستغیث کا دعوے صحیح بھی مانا جائے۔ تو بھی انگریز ڈاکٹر سے قانوناً کوئی ایسا جرم نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے اسے مستوجب سزا سمجھا جائے۔ ظاہر ہے۔ یہ فیصلہ نہایت ہی افسوسناک ہے اب کلکتہ سے ایک ایسے ہی فیصلہ کی خبر آئی ہے۔ کلکتہ ہائیکورٹ کے ایک جج صاحب نے میونسپل اوورسیر کو ایک کار منصبی کی انجام دہی کے وقت مکہ کوبی کی تھی۔ اگرچہ جج صاحب اظہار افسوس پر آمادہ تھے۔ لیکن مجسٹریٹ صاحب نے ان کے ایک ملازم کی شہادت پر انہیں بری کر دیا۔

ہندوستانیوں کے ساتھ انگریزوں کا یہ سلوک اور انگریز عدالتوں کا یہ رویہ اہل ہند میں جس قدر بے چینی اور بددلی پیدا کر رہا ہے۔ گورنمنٹ کو اس کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

مسلمانوں کی عبرتناک حالت

مسلمانوں کی اور ان مسلمانوں کی جو ابھی تک کسی روحانی مصلح اور راہ نما کی ضرورت نہیں تسلیم کرتے۔ حالت ملاحظہ ہو۔ جو زمیندار (۲۳ ستمبر) نے بیان کی ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"مسلمان غبار راہ کے بے حقیقت ذرات ہیں ہوا کا ہر جھونکا انہیں جس طرف چاہے۔ لے جا سکتا ہے ان کی حالت خشک پتوں کی سی ہے۔ جہاں کہیں ہوا کی رو تیز ہوتی ہے۔ وہ بحالت انتشار اپنی جگہ چھوڑ کر فضا میں ادہر ادہر گھومنا شروع کر دیتے ہیں۔ نہ ان میں نظم ہے۔ نہ ترتیب نہ جماؤ ہے۔ نہ قیام ہے۔ آج وہ مشرق کی طرف رواں ہیں۔ تو کل دفعتہً مغرب کو قبلۂ آمال سمجھ کر سراسیمہ وہ اس سمت دوڑنے لگتے ہیں۔"

اس سے بدترین حالت شاید ہی صفحۂ دنیا کی کسی اور قوم کی ہو۔ لیکن ہائے افسوس مسلمانوں کو اس کی پروا نہیں۔ اور جب انہیں اصلاح کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو نہایت بے باکی سے ضرورت اصلاح کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔

زمیندار کی بے غیرتی

خدا تعالےٰ کی قدیم سے سنت چلی آئی ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے رسولوں اور ان کی جماعتوں کے مقابلہ میں ان کے مخالفین کو ناکام و نامراد رکھنے کے علاوہ دنیا کی نظروں میں ذلیل و رسوا بھی کرتا ہے۔ اور قدرتاً انبیاء کے مخالفین کی طبیعتیں بھی حد درجہ کی بے غیرت اور بے شرم واقع ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ ان سے وہی کام کراتا ہے جنہیں وہ اپنے نزدیک نہایت ہی بُرے تصور کرتے ہی ہیں۔ بلکہ دنیا کے سامنے علی الاعلان کہتے بھی ہیں۔ یہی حال اس زمانہ کے نبی اور رسول حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود مہدی مسعود کے مخالفین کا ہے۔ جن کو سید کونین فخر ولد آدم سرور کائنات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ مبارک سے شمس من تحت ادیم السماء کا سارٹیفکیٹ عنایت ہوا۔ ابھی پچھلے سال ستمبر ہی کا واقعہ ہے۔ جب نعمت اللہ خاں صاحب شہید کابل کے ایک ظالم اور سفاک برائے نام سلطان حکومت کے ہاتھ سے سنگسار کئے جانے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل تار جمعیۃ الاقوام جینوا کے نام دیا۔

"افغانستان کی گورنمنٹ نے اکتیس اگست کو احمدیہ مشنری مقیم کابل کو بوجہ مذہبی اختلاف کے سنگسار کر دیا ہے۔ احمدیہ مشنری نعمت اللہ خاں کو اس سے پہلے کئی ہفتہ سے قید خانہ میں ڈال دیا گیا تھا۔ اور افغان گورنمنٹ سے اس کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا۔ مگر بجائے انصاف کی طرف لوٹنے کے اس نے اس کو سنگسار کر دیا۔ اس سے پہلے افغان گورنمنٹ صرف اختلاف مذہبی کی وجہ سے ایک احمدی کو قتل اور ایک کو سنگسار کر چکی ہے۔ اس تہذیب کے زمانہ میں ایسا ظالمانہ اور کمینہ فعل نہایت قابلِ نفرت ہے۔ اور میں آپ کی گورنمنٹ سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ افغان گورنمنٹ سے اس کے متعلق پروٹسٹ کرے گی"

(منقول از الفضل ۷ ستمبر ۱۹۲۴ء)

اس پر زمیندار نے لکھا کہ "یہ اسلامی بے غیرتی کی بدترین صورت ہے۔ ان لوگوں کی اپنی اعلےٰ درجہ کی غیرت کا نمونہ تو انہیں دنوں معلوم ہو گیا تھا۔ جبکہ احمدیوں کے کابل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے پر "گورنمنٹ ہند سے اس کے بند کرنے کی التجا" کی تھی (سیاست ۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء) مگر اب بالکل واضح ہو گئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے تو اپنے تار میں مجلس جمعیتہ الاقوام سے امید کی تھی۔ کہ وہ پروٹسٹ کریگی۔ اور نادان مخالفین نے اسے "اسلامی بے غیرتی کی بدترین صورت" قرار دیا۔ مگر جب انہیں کوتاہ اندیشوں نے گورنمنٹ ہند سے "التجا" کی تو کیا وہ حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین کی حد درجہ کی بے غیرتی کی بدترین صورت نہ تھی۔ مگر اب تو "زمیندار" کی بے غیرتی اور کمینگی کی کوئی حد نہیں رہی۔ جبکہ اس نے خود جمعیۃ الاقوام کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ اور التجا کی۔ کہ وہ سرزمین ریف پر فرانس اور ہسپانیہ کی وحشیانہ یورش کے خلاف "اپنی مداخلت سے ظالمانہ دستبرد کو روک دے" چنانچہ ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء کے زمیندار کے صفحہ ۳ پر "جمعیۃ الاقوام کے نام ہندی پیغام" کے عنوان سے مولوی ظفر علی صاحب کا مندرجہ ذیل تار چھپا ہے:-

"مجلس خلافت پنجاب جو شمالی ہند کی ڈیڑھ کروڑ توانا بازو رکھنے والے مسلمانوں کے جذبات و حسیات کی ترجمان ہے سرزمین ریف پر فرانس اور ہسپانیہ کی وحشیانہ یورش کے خلاف پرجوش صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور انسانیت کے نام پر جمعیت الاقوام سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی مداخلت سے ظالمانہ دستبرد کو روک دے۔ اور اس طرح پر دنیائے اسلام کو یقین دلا دے۔ کہ آزادی بنی نوع کے غم میں گھلے جانے کا جو دعوےٰ اس نے بار بار کیا ہے۔ وہ حقیقت میں وزن دار ہے"

اس پر طرّہ یہ کہ اس "بے غیرتی" کا نام "مسلمانان پنجاب کا نعرۂ حق" رکھا گیا ہے۔ پھر ان کی حد درجہ کی بے غیرتی کا دوسرا ثبوت یہ ہے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب کی جب اہالیان لاہور نے اچھی طرح سے مرمت کی۔ اور "الفضل" نے اس واقعہ کو حضرت مسیح موعودؑ کے الہام انی مھین من اراد اھانتک کا نتیجہ قرار دیا۔ تو زمیندار نے لکھا۔ "الفضل بھی زمانہ حاضرہ کے عجائبات سے ہے۔ کسی مسلمان کو چھینک بھی آئے تو چلا اٹھتا ہے" گویا مولوی ظفر علی صاحب جیسے دنیا کی جاہ و دولت چاہنے والے کے لئے وہ ایک چھینک تھی۔ کاش کہ مولوی صاحب اور ان کے رفقاء اب بھی سمجھیں۔

الراقم عبد الرحمٰن سیکرٹری انجمن احمدیہ ینگ ایسوسی ایشن گجرات پنجاب

مبلغین کلاس کیلئے طلباء کی ضرورت

یہ کلاس عنقریب کھلنے والی ہے۔ عموماً مولوی فاضل پاس طلباء لئے جاوینگے۔ خاص قابلیت رکھنے والے طالب علم مولوی فاضل کی شرط کے بغیر بھی لئے جا سکتے ہیں۔ داخل ہونے کے لئے جلد سے جلد درخواستیں آنی چاہئیں۔ صرف آٹھ طلباء کی گنجائش ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان۔

شملہ میں آریہ سماج کا مباحثے سے فرار

ماہ گذشتہ کے دوسرے ہفتہ میں شملہ کی آریہ سماج نے اپنا سالانہ جلسہ کیا۔ پروگرام میں حسب معمول ایک دن مباحثے کے لئے بھی رکھا۔ اعلان مباحثہ عام تھا۔ کہ جو چاہے مقابلہ پر آوے۔ چونکہ ہر سال بفضلہ تعالےٰ جماعت احمدیہ ہی ان کے مقابلہ پر نکلتی ہے۔ اور کسی انجمن وغیرہ کو یہ جرأت کم ہوتی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے اصل میں مخاطب تو ہم ہی سمجھے جا سکتے تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے مناظر جناب مولوی عمر الدین صاحب کی لگاتار ضربوں سے اب سماج کا سر ایسا کچلا گیا ہے۔ کہ وہ اس سال مجبور ہو گئے۔ کہ مولانا موصوف کو مباحثے کے لئے وقت نہ دیا جائے۔ چنانچہ اپنی کسی میٹنگ سال رواں میں انہوں نے اس بات کا فیصلہ کر دیا۔ اب اس فیصلہ کے باوجود چیلنج مباحثہ کا عام ہونا ایک صریح دھوکہ تھا۔ کیونکہ اس کے مخاطب حقیقتاً ہم نہ تھے۔ لیکن پبلک کو اس کا کیا علم ہو سکتا تھا۔ ہماری جانب سے اس اعلان کے جواب میں مباحثے کے لئے آمادگی کی چٹھی سماج کو بروقت بھجوا دی گئی۔ لیکن صدائے برنخاست یاد دہانی کے طور پر ایک اور چٹھی بھیجی گئی۔ لیکن جواب نہ آنا تھا نہ آیا۔ حالانکہ ہم نے بوضاحت یہ بھی تحریر کر دیا تھا۔ کہ ضروری نہیں کہ مولوی عمر الدین صاحب ہی مباحثہ کریں۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے کوئی اور صاحب مناظر ہوں۔ لیکن انہیں پھر بھی جرأت نہ ہوئی۔

مولوی عمر الدین صاحب جس کامیابی کے ساتھ آریہ سماج سے مناظرات کرتے رہے ہیں۔ وہ خود آریہ سماجیوں پر بھی روشن ہے۔ اور ان کے اکثر افراد اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ بلکہ تیسرا سال ہے۔ جب کہ آریوں کے سب سے بڑے مناظر پنڈت رام چند صاحب دہلوی مولوی صاحب موصوف سے شملہ میں مناظرہ کرنے کے بعد کھلے بندوں اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ مولوی عمر الدین صاحب کی طرح قابلیت اور متانت سے مباحثہ کرنے والا میں نے آج تک کوئی اپنا مقابل نہیں دیکھا۔ باوجود ایسے کھلے اعتراف کے اب جب کہ مباحثے کی تاریخ گذر جانے پر ایک سماجی عہدہ دار سے ہمیں وقت نہ دیئے جانے کی وجہ دریافت کی گئی۔ تو اس نے کہا۔ کہ تمہارے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں فساد کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا جواب ایک دوست نے بہت موزوں دیا۔ کہ یہ تو عیسائیوں کے کفارے کا سا معاملہ ہے۔ کہ فسادی تو مولوی عمر الدین صاحب ہیں۔ لیکن ہتھکڑیاں دھرم بھکشو جی کو پڑتی ہیں۔ اور ضمانتیں بھی انہی کی طلب کی جاتی ہیں۔ اور لطیفہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب جن کی وجہ سے عذر کیا جاتا ہے۔ وہ شملہ میں موجود بھی نہیں تھے۔ بلکہ وہ پنڈت

رام چند آریہ مناظر کے مقابلہ کے لئے کراچی تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ لیکن جس دل میں کسی کا خوف بیٹھا ہوا ہو۔ اس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ اور غالباً آریوں کے لیڈر سوامی شردھانند جی نے بھی ایسے ہی خوف سے امن میں آنے کے لئے پچھلے دنوں احمدیوں سے مباحثات بند کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جس پر شملہ کی سماج کو جو پہلے ہی سہمے بیٹھی تھی۔ اس سال عمل کرنے کی سعادت کا موقعہ مل گیا۔

اس خفت سے بچنے کے لئے جو سماجیوں کو خواہ مخواہ اٹھانی پڑی۔ انہوں نے عذر گناہ بدتر از گناہ کو تازہ کیا۔ اور وہ اس طرح پر کہ اپنی رسید بک (یعنی وہ کتاب جس پر دستی خطوط کی رسید لی جاتی ہے) پر ایک چٹھی کا اندراج کر کے اس کے آگے دستخط بنائے ہیں۔ جسے وہ دکھاتے ہیں۔ کہ کوئی مسٹر حسن ہیں۔ جنہوں نے یہ چٹھی وصول کی ہے۔ اور انہی کے یہ دستخط ہیں۔ اصل میں چونکہ اس خاکسار نے اپنے نام سے مباحثے کے متعلق خط و کتابت کی تھی۔ انہوں نے میرے نام کے جعلی دستخط اس کتاب پر بنائے ہیں۔ تاکہ یہ کہہ سکیں۔ کہ ہم نے تو جواب دیدیا تھا۔ کہ مباحثہ کر لو۔ لیکن احمدی خود ہی نہیں آئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کوئی لامذہب بھی (ایسی) ذلیل حرکت کرنا پسند نہ کرے گا۔ چہ جائیکہ وہ اس کی مرتکب ہو۔ جو دنیا میں نجات دلانے کی واحد ٹھیکیدار بنتی ہے۔ اور کبھی عرب میں اوم کا جھنڈا گاڑنے کے خوش خواب دیکھتی ہے۔ کبھی ساری دنیا کو اشدھ کرنے کا اعلان کرتی ہے۔

خاکسار محمد حسن سیکرٹری تبلیغ۔ جماعت احمدیہ۔ شملہ

زمیندار کا حملہ حضرت امام حسینؓ پر

۱۷ر اگست کا زمیندار افکار و حوادث کے کالم میں احمدیان کابل کی شہادت پر اعتراض کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"ہمارے نزدیک کسی مسلمان امیر کے حکم سے کسی کا مارا جانا کفر و الحاد کی نشانی ہے۔ کابل میں جن مرتدوں کو حکم شریعت نے اسی عذاب سے مارا گیا۔ انہوں نے بھی ارتداد کے ذریعے انگلستانی کی اعانت کا ارادہ کیا تھا"

زمیندار نے اپنی نادانی سے یہ حملہ کیا۔ تو احمدیان کابل کی شہادت پر ہے۔ مگر شاید اسے معلوم نہیں۔ کہ اس کے اس حملہ کی زد کہاں جا کر پڑتی ہے!

کیا زمیندار کا با خبر مدیر بتا سکتا ہے۔ کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کس کے حکم سے مارے گئے تھے۔ کیا یزید کے حکم سے نہیں مارے گئے جو حضرت امیر معاویہؓ کا بیٹا اور مسلمان امیر تھا۔ کیا اس زمانے کے صحابہؓ اور تابعین یزید کو مسلمان امیر نہ کہتے تھے۔ پھر کیا حضرت امام حسینؓ کے صاحبزادے امام زین العابدین نے یزید کی بیعت اس کو مسلمان امیر سمجھ کر نہ کی تھی؟

کیا متقدمین علماء اہلسنت نے اس کی تکفیر سے منع نہیں کیا۔ اور اہل سنت کی معتبر اور مسلم کتاب شرح فقہ اکبر میں کیا نہیں لکھا۔ کہ "ولا ینبغی ان ایمان یزید محقق ولا یثبت کفرہ بدلیل ظنی فضلاً عن دلیل قطعی ولا یجوز لعنہ بخصوصہ" کہ پوشیدہ نہ رہے۔ یزید کا مومن ہونا محقق ہے۔ اور اس کا کفر کسی کمزور دلیل سے بھی ثابت نہیں۔ چہ جائیکہ کوئی قطعی دلیل اس پر ہو۔ اور خاص کر اس پر لعنت بھیجنا جائز نہیں۔ (دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۸۸ مطبوعہ مطبع محمدی لاہور)

پس اگر زمیندار کا یہ دلیل صحیح ہے۔ کہ کسی مسلمان کا کسی مسلمان امیر کے حکم سے مارا جانا اس کے کفر و الحاد کی نشانی ہے۔ تو کیا اس کے نزدیک حضرت امام عالی مقام کا مسلمان امیر (یزید) کے حکم سے مارا جانا بھی ان کے کفر و الحاد کی نشانی ہے۔ عیاذاً باللہ۔

جناب مدیر افکار و حوادث بتائیں۔ کہ منصور کو دار پر کھینچنے والے کون تھے۔ کیا وہ "طاغوتی حکومت" کا کوئی افسر تھا یا تمہارے "برادران وطن" کا کوئی راجہ مہاراجہ۔ کیا جنہوں نے منصور ولی کو سولی پر لٹکایا۔ وہ تمہارے مسلمان امیر نہ تھے۔ کیا یہ سچ ہے ۔

دی گئی منصور کو سولی ادب کے ترک پر
تھا اناالحق حق مگر اک لفظ گستاخانہ تھا

دیکھا حق کی مخالفت کا نتیجہ؟ تمہارے حملہ کی زد کہاں جا کر پہنچی آئندہ ایسا لایعنی کلمہ زبان پر نہ لانا۔ محتاط رہنا۔ بزرگوں کی شان میں گستاخی کرنا کوئی اچھی بات نہیں۔

خاکسار حافظ سلیم احمد اٹاوی المتعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

سیالکوٹ کا وہ مکان جس میں حضرت مسیح موعودؑ رہے

۱۷ر ستمبر ۱۹۲۵ء کو میں سیالکوٹ برائے تبلیغ پہنچا۔ تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ چونکہ دعوے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں رہے ہیں۔ اس لئے وہ مکان دیکھنا چاہیئے۔ جس میں حضور رہتے تھے۔ اور حالات دریافت کرنے چاہئیں۔ چنانچہ ایک احمدی دوست کو ساتھ لے کر میں گیا۔ وہ مکان محلہ کشمیریاں میں واقع ہے۔ اور جامع مسجد احمدیہ کے نزدیک ہے۔ اور ایک معمولی سی کوٹھڑی ہے۔ جس کے آگے چھوٹا سا صحن ہے۔ اور دگر دوسرے مکانات سے بہت کم حیثیت کا ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعودؑ کی کمال سادگی ظاہر ہوتی ہے۔ اس مکان کے پڑوس میں میاں بوٹا صاحب کشمیری رہتے ہیں۔ جو بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب ہمارے ہی مکان میں رہتے تھے۔ آپ اس زمانہ میں ہمارے مکان میں دس سال کے قریب رہے۔ آپ کا کھانا پکانے والا ایک ملازم تھا۔ آپ جب کچہری سے آتے۔ تو اپنے مکان کا دروازہ بند کر لیتے۔ کوئی آدمی ان کے پاس ملنے کے لئے نہیں آتا تھا۔ اور نہ وہ کسی کے پاس جایا کرتے تھے اس کوچہ میں رہنے کے باعث لوگ تو انہیں جانتے تھے۔ مگر وہ کسی کو نہ جانتے تھے۔ میاں بوٹا صاحب کشمیری نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ میں تو ان کو ولی اللہ جانتا ہوں۔ ایک دفعہ میرے والد بیمار ہو گئے تمام ڈاکٹر اور حکیم جواب دے چکے۔ کہ اب یہ نہیں بچے گا۔ اور علاج کرنا فضول ہے۔ لیکن ہم نے حضرت مرزا صاحب کو بلایا۔ آپ نے دعا فرمائی اور کچھ علاج بھی بتایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے میرے والد صاحب کو شفا دی۔ اور بہت سی انکی دعائیں ہمارے حق میں قبول ہوئیں۔ حضرت مرزا صاحب جب دعویٰ کے بعد جب سیالکوٹ آیا کرتے۔ تو مجھے بلاتے اور بہت محبت کیا کرتے تھے۔ اور گھر کی خیر و عافیت دریافت فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت مرزا صاحب ہمارے مکان میں رہتے تھے۔ تو مکان کے صحن میں ٹہلتے رہتے۔ اور قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے۔

(عبد السلام کاٹھ گڑھی)

تجارت پیشہ اصحاب اور اہل حرفت کیلئے نادر موقع

یہ امر حرفت و تجارت اور عام علوم کے بہی خواہوں کیلئے خاص دلچسپی کا موجب ہوگا۔ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی گورنمنٹ نے اپنے ملک کے اعلان خود مختاری کی ایک سو پچاسویں سالگرہ کی تقریب پر شہر فیلڈیلفیا میں ایک بین الاقوامی نمائش منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ۱۹۲۶ء ماہ جون سے لیکر ماہ نومبر تک رہیگی۔ اس نمائش سے مقصود یہ ہے۔ کہ اس میں دنیا کے ہر ملک کی صنعتی اور تجارتی اشیاء کے دکھانے کی اجازت دی جائے۔ اور اس طرح پر ہوائی۔ زمینی۔ کانی جنگلی اور سمندری ایجادوں اور پیداواروں کو ارتقا کی نئی منزلوں تک پہنچایا جائے۔ امریکن کانگرس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ممالک خارجہ اپنی اشیاء نمائش کے لئے ارسال کریں۔ ان پر کسی قسم کا جبری یا چنگی کا محصول عائد نہ کیا جائیگا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ فیلڈیلفیا کی بین الاقوامی نمائش اہل حرفت و تجارت کیلئے تشہیر و ...

گورنمنٹ پنجاب کے تمسکات ۱۹۳۷ء

حکومتِ پنجاب قرضہ کا اعلان کیوں کرتی ہے؟ اس لئے کہ اسی صوبہ سے قرضہ لیا جائے اور اسی صوبہ کی ترقی اور اصلاح میں صرف کیا جائے۔

کتنا قرضہ اور کس لئے؟ ایک کروڑ روپیہ وادیٔ ستلج اور دیگر مقامات کی ایسی نہروں پر صرف کیا جائیگا۔ جو فائدہ بخش ہونگی۔

قرضہ کے لئے ضمانت کیا ہوگی؟ حکومت پنجاب کا کل مالیہ۔

شرحِ سود کیا ہے؟ ۵ ۳/۴ فیصدی۔

مجھے روپیہ کب واپس ملیگا؟ بارہ ۱۲ سال کے عرصہ میں لیکن اگر آپ وادیٔ ستلج کی نہر پر اراضی خریدینگے۔ تو اسکی قیمت کی پوری ادائگی یا اس کے جزو کی ادائگی میں آپ کے تمسکات پوری قیمت پر منظور کر لئے جائینگے۔

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کہاں کرنی چاہیئے؟ بڑے سرکاری خزانہ یا اس کے ماتحتی خزانہ سرکار یا امپیریل بنک کی کسی شاخ کے پاس جائے۔

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کس طرح کرنی چاہیئے؟ وہاں سے جو فارم آپ کو ملیگا۔ وہ آپ پُر کر کے روپیہ ادا کر دیں۔

مجھے سود کب سے ملے گا؟ جس تاریخ کو آپ روپیہ ادا کرینگے۔ اُسی تاریخ سے۔

مجھے سود کس طریقہ سے وصول ہوگا؟ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک کا سود آپکو اسی وقت نقد ادا کر دیا جائیگا جس وقت آپ روپیہ داخل کرینگے۔ اور اس کے بعد ششماہی پنجاب کے ہر ایسے خزانہ یا ماتحتی خزانہ سرکار سے ادا ہوا کریگا۔ جس کے متعلق آپ لکھیں گے کہ اس کے ذریعہ ہوا کرے۔

میں یہ قرضہ کب دے سکتا ہوں؟ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۵ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک جونہی ایک کروڑ روپیہ فراہم ہو جائیگا۔ قرضہ لینا بند کر دیا جائیگا۔

مجھے کیوں قرض دینا چاہیئے؟ (ا) اس لئے کہ ضمانت بہت اچھی ہے۔ اور سود بھی اچھا ملتا ہے (ب) اسلئے کہ روپے کے بدلے میں زمین بھی ملتی ہے بشرطیکہ نیلام کی بولی تمہارے نام پر ختم ہو (ج) کیونکہ اگر آپ اپنے صوبہ کی امداد کرینگے۔ تو ایک اچھے شہری کی طرح اپنے فرض کو ادا کرینگے۔

المشتہر

مائیلز ارونگ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ مالیات۔

ہندوستان کی خبریں

—— یکم اکتوبر کے الفضل میں فساد علیگڈھ کی جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ایک معزز نامہ نگار لکھتے ہیں۔ رام لیلا کے موقع پر یہاں شہر علی گڈھ میں بلوہ ضرور ہوا۔ پولیس نے فائر بھی کیا ۲ آدمی مر گئے۔ سو کے قریب زخمی ہوئے۔ لیکن یہ بات آپ کے نمائندہ نے قطعی غلط لکھی ہے۔ کہ پولیس کے چند سپاہی اور ایک سب انسپکٹر زیر حراست کر لئے گئے ہیں۔ اس کا کچھ بھی وجود نہیں ؛

—— علاقہ مارواڑ میں جو ایک ریگستانی علاقہ ہے۔ بارش کے نہ ہونے کے سبب سخت قحط پڑ گیا ہے۔ لوگ اطراف وجوانب میں بکھر رہے ہیں۔ بالخصوص علاقہ سندھ اور حیدر آباد میں داخل ہو رہے ہیں ؛

—— گوالیار۔ ۳۰ ستمبر۔ نابالغ مہاراجہ سندھیا والئے گوالیار کی رسم مسند نشینی شان وشوکت کے ساتھ منائی گئی ؛

—— لاہور ۲۹ ستمبر۔ مسٹر جانس ڈپٹی مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں خواجہ فیروز دین صاحب میونسپل کمشنر لاہور نے جو مقدمہ لالہ کینو رام کاہن چند سوداگران لوہا پر رشوت کے الزام میں چلایا ہے۔ اس میں مستغیث کے بیان ہو گئے ہیں۔ یہ مقدمہ میونسپل کمیٹی لاہور کے معاملات سے متعلق ہے ؛

—— امرت سر۔ ۳ اکتوبر۔ گوردوارہ بھائی پھیرو میں جو قتل ہوا تھا۔ اور جس کی لاش کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ اب لاش برآمد ہو گئی ہے۔ اور ایک شخص بھی اس سلسلہ میں گرفتار ہوا ہے۔ انہوں نے اس حادثہ کے بعد وہاں جتھے بھیجنے بند کر دئے ہیں۔ منیجر گوردوارہ گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

—— امرت سر ۴ اکتوبر۔ سکھوں کے دربار صاحب کے قریب ہندوؤں نے ایک علیحدہ مندر بنایا ہے۔ جس کے تالاب میں پانی چھوڑنے کی رسم پنڈت مدن موہن مالوی نے ادا کی۔ اس موقعہ پر ہندو مرد اور عورتیں کثیر تعداد میں موجود تھیں ؛

—— بمبئی۔ ۳۰ ستمبر۔ بمبئی کے ہڑتالی اب منظم صورت میں آتے جاتے ہیں۔ انہوں نے کمیٹی برائے امداد واعانت مزدوران کارخانجات کی صورت ترتیب دی ہے۔ اور ایک اجلاس کے ذریعہ ہز ایکسیلنسی کی خدمت میں ایک وفد ارسال کرنے کی تجویز کی ہے۔ نیز کمیٹی مذکورہ نے مزدوروں کے معاملے کو عام جلسوں کے ذریعہ پبلک کے روبرو پیش کیا جاتا ہے۔ اور مالکان کارخانجات سے کہا ہے۔ کہ ماہ اگست اور ہڑتال سے شروع ہونے سے پیشتر والی واجب الادا اُجرت ادا کر دیں ؛

—— بمبئی یکم اکتوبر۔ آج بمبئی کے سب کارخانے بند ہو گئے۔ اور کوئی بھی مزدور کام پر نہیں لگا ؛

—— منٹگمری (لاہور) پولیس نے ایک پاگل کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔ جو برہنہ پھرتا تھا۔ اس کی تعلیم بی۔ اے تک ہے ؛

ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن یکم اکتوبر۔ نیم سرکاری ترکی اخبار "جمہوریت" لکھتا ہے۔ کہ اگر ترکوں کو موصل واپس نہ ملا۔ تو ترک جنگ سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ اور اس طرح سے اس خبر کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ "خط بروسیلز" سے ترکی جانب جس میں ایک فاصلہ پر ترکی افواج کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اخبار "ٹائمس" کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ معتبر خبریں مظہر ہیں۔ کہ خلیج استمر اور خلیج ازمیر (سمرنا) میں سرنگیں پھیلا دی گئی ہیں۔ درہ دانیال میں بھی سرنگوں کے ڈالنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ "جمہوریت" لکھتا ہے۔ کہ ترکی پہلے سے سوچی ہوئی جنگ کی تیاری نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ وہ اپنی سرزمین کی حفاظت کرنے کی تیاری کر رہا ہے اور اس کے اعلان کرنے میں اسے کوئی تذبذب نہیں ہے ؛

—— قسطنطنیہ یکم اکتوبر۔ اخبارات میں اس قسم کی اطلاعات شائع ہو رہی ہیں۔ جس میں ۲۲ سال سے ۴۴ سال کی عمر کے چار طبقوں کو جنگی ملازمت کے لئے دعوت دی گئی ہے۔ اوّل اور دوئم درجہ کی فوج محفوظ کے افسران کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ طبی معائنہ کرائیں ؛

—— میڈرڈ یکم اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۹ ستمبر کو ہماری کامیاب پیشقدمی سے جو دشمن کی فوجوں میں ابتری پڑ گئی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر ہم نے آج بھی اپنی پیشقدمی کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور صبح کے وقت دار سیدوان پر قبضہ کر لیا۔ جو اجدیر کے قریب ایک اہم مقام ہے۔ اور جہاں پر نصب شدہ توپوں کی پوری زد امیر محمد بن عبد الکریم کے گاؤں پر پڑتی ہے۔ غنیم شدید مزاحمت کر رہا ہے۔ جنرل پرائمو ڈی ریویرہ نے الفانسو سیزدہم ناقی جنگی جہاز سے بذریعہ لاسلکی خبر دی ہے۔ کہ جمعرات کے روز تین بجے کے قریب ہسپانوی فوج نے جو گولہ باری اجدیر پر کی۔ تو امیر محمد بن عبد الکریم کے محل میں آگ لگ گئی۔ اور شعلے بھڑک رہے ہیں ؛

—— قاہرہ یکم اکتوبر۔ عربی اخبار "المقطم" نے جدہ سے آیا ہوا ایک پیغام شائع کیا ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ فرانسیسوں نے میدان خالی سمجھ کر شہر سویدا میں داخل کیا لیکن مجاہدین دروز گھات میں تھے۔ وہ اچانک فرانسیسوں پر آپڑے جس کی وجہ سے فرانسیسی فوجوں کو بہت سامال غنیمت چھوڑ کر سویدا سے بھاگنا پڑا ؛

—— فرانسیسی مراکش کی انتظامی کونسل میں ریذیڈنٹ جنرل مارشل لیاٹی نے ۲۸ ستمبر کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ داخل کیا۔ جسے کابینہ وزارت نے ۲۹ ستمبر کو منظور کر لیا ؛

—— پیرس ۲۹ ستمبر۔ فیض کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ امساک باراں کے ہوتے ہی فرانس کی عسکری سرگرمیاں از سر نو شروع ہو گئی ہیں۔ اور غازی عبد الکریم ان قبائل سے سخت و شدید انتقام لینے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ جو ہسپانوی خوف سے فرانسیسی اطاعت قبول کر رہے ہیں ؛

—— جینوا ۲۸ ستمبر۔ میثاق انسداد غلامی کی نقول جمعیۃ الاقوام کے ارکان اور دول افغانستان۔ ایکویڈور۔ اضلاع متحدہ۔ مصر۔ جرمنی۔ روس و سویڈن بدیں غرض بھیجے کی تجویز کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی آرا بھیجنے کے ماسوا غلامی اور بردہ فروشی کے انسداد میں معاون ہوں ؛

—— بروایت ایک برقی پیغام آمدہ از پورٹ سوڈان بتاریخ ۱۰ ستمبر مختلف عربی وہندی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ماسوا پر امن طریق پر مدینہ منورہ پر قبضہ کرنے کے عساکر نجدیہ نے اب مدینہ منورہ سے لے کر تبوک تک حجاز ریلوے اور خاص مدینہ منورہ میں لاسلکی ذرائع پیغام رسانی پر بھی قبضہ کر لیا ہے ؛

—— میڈرڈ ۲۹ ستمبر۔ ایک مقام مالوسی پر جب ریفیوں اور ہسپانیوں میں لڑائی اپنے پورے زور پر تھی۔ تو ہسپانوی فوج کی طرف سے ساز کی آوازیں بلند ہوئیں۔ جس سے لڑائی بند ہو گئی۔ اور طرفین نے خوشی کی تالیاں بجانا شروع کر دیں۔

—— فرانسیسی دستہ فوج سویدا سے قلت پانی کی وجہ سے مصفیر یہ کے علاقہ میں واپس آگیا ہے ؛

—— مجلس اعلےٰ یروشلم کی طرف سے ہندوستان میں جو تار وصول ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مدینہ منورہ کے باہر شریف اور نجدیوں کی افواج کے درمیان سے قاعدہ طور پر جنگ بدستور جاری ہے۔ گویا مدینہ ابھی فتح نہیں ہوا۔

—— ٹوکیو ۲ اکتوبر۔ گذشتہ نصف صدی میں سب سے بڑھ کر طوفان باد وباراں ۳۰ ستمبر کی رات کو شروع ہوا۔ یوکوہاما میں ۲۰ نفوس ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور یوکوسوکا میں پہاڑ کے گرنے سے بیجا جانیں نقصان ہوئی ہیں۔ ٹوکیو میں ۲۴ ہزار مکانات جزوی طور پر آب ہو گئے ہیں۔ مگر کوئی بھاری نقصان نہیں ہوا ؛